*International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024*
*pp: 816 - 830*

**OPEN ACCESS**
*IRJAIS*
*ISSN (Online): 2789-4010*
*ISSN (Print): 2789-4002*
*www. irjais.com*

# قلب کی ظاہری اور باطنی ماہیت: قرآن وسنت اور سائنس کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

# *The External and Internal Nature of the Heart: An Analytical Study in the Light of the Quran, Sunnah, and Science*

***Hafiz Muhammad Usman (Correspondent Author)***
*PhD Scholar, Islamic Studies & Arabic Department,*
*Gomal University, DIK, KPK, Pakistan.*
*h.m.usmanshaikh@mircpk.net*
***Dr. Manzoor Ahmad***
*Assistant Professor, Islamic Studies & Arabic Department,*
*Gomal University, DIK, KPK, Pakistan.*
*drmanzoor67@yahoo.com*

**Abstract**

There is so much depth in the teachings of Islam that it considers the heart as more than just a human organ. The importance of the heart in Islam cannot be underestimated. It is a spiritual heart that has a deep intelligence and wisdom. The heart is addressed in the Qur'an as a processor of information, especially about sincerity. Regarding the heart, this address draws attention to the relationship between heart and intention. In the Qur'an and Hadith, the human heart is described as the source of intelligence and the organ that holds emotions and feelings. In the middle of the 20th century, science for the first time made this amazing discovery that the cells of intelligence similar to the human brain are found in the human heart. There have also been many important scientific researches. These researches will be briefly presented in this discussion so that we can understand that science today is discovering the facts that the Qur'an and Hadith had described 1400 years ago.

**Keywords:** Heart, Extrinsic, Intrinsic, Heart, Qur'an, Sunnah, Science.

## تعارف موضوع

روز مرّہ گفتگو میں ہم کہتے ہیں کہ میرا دل نہیں مانتا یا فلاں کام کو میرا جی چاہ رہا ہے۔ شروع سے مختلف تہذیبوں میں انسان کا یہی طرزِ تکلم چلا آرہا ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ کے متعدد فرامین اسی سیاق میں موجود ہیں مثلاً سورۃ الحج میں ہے



BY

کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتیں بلکہ وہ دل (بصیرت سے) اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ ایک اور مقام پر یوں ہے:

- ﴿ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا ﴾[1]

"کہ اپنے دلوں سے وہ غور وفکر نہیں کرتے، اپنی آنکھوں سے وہ دیکھتے نہیں۔"

**"قلب"** انسانی جسم کا اہم اور کلیدی عضو ہے جو جسم انسانی کی طرح فکر و عمل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے قرآن وحدیث کی نظر میں قلب کی درستی پر انسانی عمل کی درستی کا انحصار ہے۔

## انسانی دل کے اندر چھوٹا سا دماغ... جدید سائنسی تحقیق:

اُنیسویں صدی حتیٰ کہ بیسویں صدی کے نصف تک سائنس دانوں کے حلقوں میں انسانی دل کو صرف خون پمپ کرنے والا ایک عضو ہی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پھر کچھ مزید سائنسی تحقیقات ہوئیں تو سائنس، دل کے متعلق اس بات کو سمجھنا شروع ہوئی جو قرآن نے اور آقائے نامدار ﷺ نے چودہ سو سال پہلے کہی تھی۔ یعنی جیسے جیسے انسان کا مشاہدہ وسیع اور باریک ہوتا جائے گا۔

انسانی دل کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہوا کہ جدید سائنس نے انسانی دل کے متعلق اب یہ سمجھنا شروع کیا ہے کہ اس میں بھی ذہانت کے خانے ہیں۔ انسانی دل پر جدید تحقیقات کی بنیاد پر کینیڈا کے سائنس دان ڈاکٹر **"جے اینڈریو آرمر"** (Dr.J. Andrew Armour M.D ,Ph.D) نے ایک نئی میڈیکل فیلڈ کی بنیاد رکھی ہے جس کا نام ہے نیورو کارڈیالوجی (Neuroradiology) یعنی انسانی دل کا اعصابی (Nervous System)، ڈاکٹر آرمر نے دل کے اعصابی نظام کے لیے 'دل کے اندر چھوٹا سا دماغ (A little Brain in the Heart)' کی اصطلاح وضع کی ہے۔

یہ اس لیے کہ اُنہوں نے دریافت کیا ہے کہ انسانی دل کے اندر تقریباً چالیس ہزار اعصابی خلیے (Nerve Cells) پائے جاتے ہیں۔ یہ وہی خلیے ہیں جن سے دماغ بنتا ہے۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ دماغ کے کئی چھوٹے حصے اتنے ہی اعصابی خلیوں سے مل کر بنتے ہیں۔ مزید برآں دل کے یہ خلیے دماغ کی مدد کے بغیر کام کرسکتے ہیں۔ دل کے اندر پایا جانے والا یہ دماغ پورے جسم سے معلومات لیتا ہے اور پھر موزوں فیصلے کرنے کے بعد جسم کے اعضا حتیٰ کہ دماغ کو بھی جوابی ہدایات دیتا ہے۔

علاوہ ازیں دل کے اندر موجود دماغ میں ایک طرح کی یاداشت (Short Term Memory) کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے۔ دل کو دھڑکنے کے لیے دماغ کی ضرورت نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ دل کی پیوندکاری کے آپریشن میں دل اور دماغ کے درمیان تمام رابطے کاٹ دیے جاتے ہیں اور جب دل نئے مریض کے سینے میں لگایا جاتا ہے تو وہ پھر سے دھڑکنا شروع

کر دیتا ہے۔ ان تمام تحقیقات کو پیش کرنے کے بعد، جو ڈاکٹر اینڈریو آرمر اور اُن کے معاون سائنس دانوں نے دل کے اعصابی نظام پر کی ہیں، **"ڈاکٹر آرمر"** اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"انسانی دل کے پاس اپنا چھوٹا سا دماغ ہوتا ہے جو اس قابل ہوتا ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت مشکل قسم کے تجزیے کر سکتا ہے۔ دل کے اعصابی نظام کی ساخت اور کارکردگی کے متعلق جاننے سے ہمارے علم میں ایک نئی جہت کا اضافہ ہوا ہے جس کے مطابق انسانی دل نہ صرف دماغ کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے بلکہ دماغ کی مدد کے بغیر آزادنہ طور پر بھی فرائض ادا کرتا ہے۔"[2]

تحقیق سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ دل، الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ کی مدد سے دماغ اور بقیہ جسم کو اطلاعات پہنچاتا ہے۔ دل انسانی جسم میں سب سے زیادہ طاقتور الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ پیدا کرتا ہے جو انتہائی تناسب سے کافی دور تک پھیلتی ہیں۔ دل کی پیدا کردہ الیکٹرو میگنٹک فیلڈ، دماغ کی پیدا کردہ میگنیٹک فیلڈ سے پانچ صد گنا طاقتور ہوتی ہیں اور ان کو جسم سے کئی فٹ کے فاصلے سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔"[3]

## دل اور دماغ کے مابین دوطرفہ گفتگو کا سائنسی ثبوت

۱۹۷۰ء تک سائنس دان یہ سمجھتے تھے کہ صرف دماغ انسانی دل کو یک طرفہ احکام جاری کرتا ہے اور دل ہمیشہ اُن کے مطابق کام کرتا ہے، لیکن ۱۹۷۰ء کی دہائی میں امریکی ریاست اوہائیو(Ohio) کے دو سائنس دانوں **"جان لیسی"** اور اس کی بیوی **"بیٹرس لیسی"** نے یہ حیرت انگیز دریافت کی کہ انسان کے دماغ اور دل کے درمیان دوطرفہ رابطہ ہوتا ہے۔ یہ تحقیق امریکہ کے معروف مؤقر سائنسی جریدے **"امریکن فزیالوجسٹ"** کے شمارے میں چھپی تھی۔ تحقیق کا عنوان تھا:

"Two-way communication between the heart and the brain"

اُنہوں نے تجربات سے یہ دریافت کیا کہ جب دماغ جسم کے مختلف اعضا کو کوئی پیغام بھجواتا ہے تو دل آنکھیں بند کرکے اُسے قبول نہیں کرلیتا۔ جب دماغ جسم کو متحرک کرنے کا پیغام بھیجتا ہے تو کبھی دل اپنی دھڑکن تیز کر دیتا ہے اور کبھی دماغ کے حکم کے خلاف پہلے سے بھی آہستہ ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل اپنی ہی کوئی منطق و دانش استعمال کرتا ہے۔ مزید برآں دل بھی دماغ کو کچھ پیغامات بھیجتا ہے جنہیں دماغ نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ ان پر عمل بھی کرتا ہے۔[4]

جان لیسی اور بیٹرس لیسی کی تحقیقات پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی سائنس دان **"ڈاکٹر رولن میکریٹی"** اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"جیسے جیسے اُن کی تحقیق مزید آگے بڑھی اُنہوں نے دریافت کیا کہ دل کی اپنی مخصوص منطق ہے جو بسا اوقات دماغ سے آنے والے پیغامات سے مختلف سمت میں جاتی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ انسانی دل اس طرح کام کرتا ہے جیسے اس کا اپنا ایک دماغ ہو۔"[5]

امریکی سائنس دان "**ڈاکٹر پال پیرسل (Paul Pearsall, Ph.D.)**" نے انسانی دل کی ذہانت پر اپنی کتاب میں سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ ڈاکٹر پیرسل کا موقف ہے کہ علوم انسانی کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ سائنس نے کئی سچائیوں کو بہت مشکل سے تسلیم کیا۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک ڈاکٹر حضرات جراثیم کے وجود کو تسلیم نہیں کیا کرتے تھے اور اس دوران کئی مریضوں کی اموات جراثیموں کی وجہ سے ہوئیں، کیونکہ اس دور کے طبیب اپنا نشتر (Scalpel) اپنے جوتے کے تلے کے چمڑے سے تیز کرتے تھے جس پر نشتر پر جراثیم لگ جاتے اور جس مریض کا اس سے آپریشن کیا جاتا، اس کی موت کا باعث بنتے۔

وہ اطبا (Doctors) اس بات کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے کہ لوگ جراثیموں جیسی کسی مخلوق کے وجود کے قائل ہیں۔ بالآخر جب "**لیون ہک (Leewen hook)**" نے خوردبین (Microscope) ایجاد کی اور سائنس دانوں نے خود اپنی آنکھوں سے جراثیم دیکھے تو پھر ہر ہسپتال میں آپریشن سے پہلے ڈاکٹروں نے اپنے ہاتھ دھونا شروع کر دیے اور اُنہوں نے اپنے میڈیکل اوزاروں کو بھی جراثیموں سے پاک (Sterilize) کرنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر پیرسل کے مطابق یہی حال سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کا بالآخر دل کے معاملے میں ہو گا، جب اُنہیں پتہ چل جائے گا کہ انسانی دل بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر پیرسل مزید لکھتا ہے:

"موجودہ دور کی ایجادات کا تعلق بھی دماغ ہی سے ہے، دل سے نہیں۔ درحقیقت دماغ سے ہمیں صرف سائنسی ترقی ملی ہے جبکہ اخلاقی ترقی صرف دل سے ہی مل سکتی ہے۔"[6]

ڈاکٹر پیرسل کے مطابق پورے جسم میں دل کی ایک منفرد خصوصیت اس کا دھڑکنا (Rhythmicity) ہے، جس کی وساطت سے دل پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہر دھڑکن کے ساتھ ہم دل کی موجودگی کو اپنے جسم میں محسوس کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے کسی کلچر اور تہذیب کے کسی شخص کو لے لیں اور اس سے آپ کہیں کہ وہ اپنی ذات کی طرف اشارہ کرے تو کوئی شخص اپنے سر کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے: 'میں' یہ کرتا ہوں یا 'میں' یہ کہتا ہوں۔

دراصل انسانی روح کا اصل مکان دل ہوتا ہے اور انسان کی 'میں' دراصل اس کی روح ہی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم بھی جب دل کا ذکر کرتے ہیں تو روح کا بھی ذکر کرتے ہیں، حتیٰ کہ مغربی عیسائی مصنّفین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ

ہمارے دلوں میں اس جنّت کی یاد ابھی پائی جاتی ہے جس سے حضرت آدم کو نکالا گیا تھا، مثلاً مغربی مصنف **"رچرڈ بائن برگ"** اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"ہماری مصروفیت بھری زندگی کے ہنگاموں کی تہہ میں ہمارے دلوں اور ہمارے اجسام کے خلیوں (Cells) کے اندر ایک کھوئی ہوئی جنت (A Paradise lost) کی خفیہ یادیں پوشیدہ ہوتی ہیں جنہیں ہم جنّت میں اپنی مشترکہ بچپن جیسی زندگی (Our shard paradisal infancy) کہہ سکتے ہیں۔" [7]

محقق **"جوزف چلٹن پیرس"** اپنی کتاب میں قلبِ انسانی کے متعلق سائنسی تحقیقات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

- ہمارے ذہن کو ہمارے دل کا آلہ (Instrument) کہا جاسکتا ہے۔
- ہمارے دل کو بذاتِ خود انسانی زندگی کا آلہ کہا جاسکتا ہے۔
- ہمارا دماغ اور ہمارا جسم کچھ اس طرح کی ساخت کے بنے ہوئے ہیں کہ وہ دل سے آنے والی معلومات کو ہمارے لیے منفرد تجربۂ زندگی میں تبدیل کر سکیں۔ دماغ اور بقیہ جسم، دل سے آنے والی اس انفارمیشن کا لمحہ بہ لمحہ تجزیہ کرتے رہتے ہیں اور پھر اس نتیجے کو جذبات کی زبان میں دل تک دوبارہ پہنچاتے ہیں۔
- دماغ سے آنے والی رپورٹوں کے جواب میں قلبِ انسانی پورے جسم کو اعصابی اور کیمیاوی (Neural and hormonal) سگنل بھیجتا ہے اور اُن میں تبدیلی لاتا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ سے زندگی کے متعلق ہمارا ایک خاص قسم کا تجربہ ہماری شخصیت پر ثبت ہو جاتا ہے۔

آخر میں محقق **"جوزف پیرس"** قلبِ انسانی کے متعلق خلاصہ پیش کرتا ہے:

"Our heart plays a major, though fragile role in our overall consciousness." [8]

(ہمارا دل ہماری سمجھ بوجھ اور شعور میں نہایت اہم اور نازک کردار ادا کرتا ہے۔)

## قلب کے متعلق قرآن وحدیث کے بیانات:

یوں تو دل کے متعلق قرآن وحدیث میں بے شمار مقامات پر کہا گیا ہے مگر یہاں بطورِ ثبوت چند آیات واحادیث پیش کی جاتی ہیں تاکہ آپ کو جدید سائنس اور قرآنی آیات کی اطلاعات کے درمیان موازنہ کرنے میں آسانی رہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

- ﴿ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ [9]

"پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہوگئے اور جو کام وہ کر رہے تھے، شیطان نے انہیں وہی کام خوبصورت بنا کر دکھا دیئے۔"

- ﴿ وَلِتَصْغَى إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ ﴾ [10]

"اور (وہ ایسے کام) اس لیے بھی (کرتے تھے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اُن کے دل اُن کی باتوں پر مائل ہوں اور وہ اُنھیں پسند کریں اور جو کام وہ کرتے تھے، وہی کرنے لگیں۔"

- ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَ إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾ [11]

"سچے اہلِ ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سُن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے ربّ پر اعتماد رکھتے ہیں۔"

- ﴿لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ وَ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ﴾[12]

"وہ اس لیے ایسا ہونے دیتا ہے تاکہ شیطان کی ڈالی ہوئی خرابی کو فتنہ بنا دے، ان لوگوں کے لیے جن کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا ہے اور جن کے دل کھوٹے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ عناد میں بہت دور نکل گئے ہیں۔"

اب **فرموداتِ امام الانبیاء ﷺ** سماعت فرمائیے:

- ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ»، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: «أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الحَيَا، أَوِ الحَيَاةِ – شَكَّ مَالِكٌ – فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً» قَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: الحَيَاةِ، وَقَالَ: خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ)) [13]

"ابو سعید خدری نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جب) جنّت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ (فرشتوں) سے فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو، اس کو (دوزخ سے) نکال لو، پس وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر) سیاہ ہو چکے ہوں گے۔"

- ((عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ،

وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ إِيمَانٍ» مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ)) [14]

"حضرت انس نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دے اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر نیکی (ایمان) ہو وہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور اس کے دل میں گیہوں کے ایک دانے کے برابر خیر (ایمان) ہو وہ (بھی) دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو شخص لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (ایمان) ہو وہ بھی دوزخ سے نکالا جائے گا، ابوعبداللہ نے کہا کہ ابان نے بروایتِ قتادہ، انس، نبی ﷺ سے بجائے خیر کے ایمان کا لفظ روایت کیا ہے۔"

- ((عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَ بَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى المُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَ إِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَ إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَ هِيَ القَلْبُ")) [15]

"نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچے، اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو شخص شبہوں (کی چیزوں) میں مبتلا ہو جائے، (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ ایک دن اس کے اندر بھی داخل ہو جائے (لوگو!) آگاہ ہو جاؤ کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اُس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، خبردار ہو جاؤ! کہ بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا 'دل' ہے۔"

- ((عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلاَثًا، قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ»، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذًا يَتَّكِلُوا» وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا )) [16]

"اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ اور انس بن مالک کہتے ہیں کہ "حضرت معاذ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے معاذ (بن جبل)! اُنہوں نے عرض کیا: لبیک یارسول اللہ ﷺ وسعدیک! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! اُنہوں نے پھر عرض کیا: لبیک یارسول اللہ ﷺ وسعدیک! تین مرتبہ (ایسا ہی ہوا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ معاذ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں؟ تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت جب کہ تم خبر کر دوگے تو لوگ (اسی پر) بھروسہ کرلیں گے اور عمل سے باز رہیں گے۔" سیدنا معاذ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت اس خوف سے بیان کر دی کہ کہیں (حدیث کے چھپانے پر ان سے) مؤاخذہ نہ ہو جائے۔"

ان آیات و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دل خون کی گردش کا آلہ نہیں بلکہ یہ احساسات، جزبات، عقل، فہم اور بصیرت رکھنے والا مرکز ہے۔ اس بات کی تصدیق سائنس بھی کرتی ہے کہ دل کی اپنی ایک عقل ہے اور دل کا تعلق اور جسم کے ساتھ ہے۔ دل کے صحت مند ہونے سے جسم صحت مند ہو گا اور اس کے بگڑنے سے جسم میں بگاڑ پیدا ہو گا۔ اسی طرح اگر دل پاکیزہ ہیں تو انسان کا عمل پاکیزہ ہو گا اور اگر انسان کا دل پاکیزگی سے عاری ہیں تو اس کے ایمان میں پاکیزگی نہیں پائی جاسکتی۔ دین اسلام میں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے لہٰذہ دل کے ارادے پر ہی ہمارے اعمال کا مواخذہ ہو گا۔

## قلب کی باطنی کیفیات قرآن اور سنت کی روشنی میں

موضوع کا آغاز دل کے تصوراتی سیاق وسباق کے لحاظ سے تجزیے سے ہوتا ہے۔ اس تجزیے میں انسان کی شخصیت کی مجموعی خصوصیات کی اہمیت پر تذکرہ ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے دل کا روح سے تعلق اور دل اور آدمی کی نیت کے درمیان تعلق پر تبصرہ ہے۔

### دل کا تصوراتی سیاق وسباق کے حوالے سے تجزیہ

مختلف علماء نے کئ سیاق کی روشنی میں دل کی تعریفات بیان کی ہیں۔ بنیادی تشریح الاعضاء میں دل کو ایک کھوکھلا عضو کہا جاتا ہے جو کہ رگوں سے آنے والے خون کو شریانوں میں پمپ کرتا ہے۔ اس نظام کے باعث دل پورے جسم میں خون کی گردش کو برقرار رکھتا ہے۔ [17]

اس کے علاوہ دل کو انسان کے وجود، احساسات اور جذبات کا بنیادی مرکز بھی کہا جاتا ہے۔ یہ انسان کے سب سے گہرے اور مخلص احساسات اور عقائد کا ذخیرہ ہے اور عقل و تخیل کا گڑھ ہے۔ علاوہ ازیں یہ انسانی ہمدردی، سخاوت، شفقت، محبت، پیار، ہمت، عزم اور

صبر کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ [18]

اسلامی بنیادی ساخت میں دل کو عربی زبان میں " **القلب** "کے لفظ سے مخاطب کیا جاتا ہے جو کہ "**قَلَبَ**" سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں مرنا، تبدیل کرنا ہیت بدل دینا، ترمیم کرنا وغیرہ۔ [19]

لہذا دل کی کیفیات اور احساسات تیزی سے تبدیل ہو سکتے ہیں۔

دل کی بدلتی ہوئی فطرت پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"القلب اپنا نام اپنی مسلسل تبدیلی (تقلب) سے لیتا ہے۔ قلب درخت کی جڑوں میں پڑے ہوئے پر جیسا ہے جو کہ بار بار ہوا کی وجہ سے پلٹتا رہتا ہے۔" [20]

امام غزالی "**احیاء العلوم**" میں دل کی دو خصوصیات، جسمانی اور روحانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لہذا وہ روحانی دل کو آدمی کا جوہر قرار دیتے ہیں۔ یہ گہری ذہانت اور عقل کا مالک ہے اور خدا کے نور کا مرکز ہے۔ اس وجہ سے روحانی دل کا خیال رکھنا چاہیے تا کہ جسم صحیح طریقے سے کام کرتا رہے۔ [21]

مگر اسلامی تصور میں قلب کو محض ایک عضو جو کہ خون کی گردش کرتا ہے یا صرف لگاؤ اور احساسات کا آلہ نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے ایک فکری اور عملی قابلیت، افہام و تفہیم، مرضی اور ارادہ رکھنے والا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی تیز حس والا عضو ہے جو کہ استعاراتی حقائق سے واقف ہے۔ انسانی نفسیات اور روحانی نشوونما میں دل ایک نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ اگر دل ثابت قدم رہے تو باقی جسم بھی ثابت قدم ہو گا اور اس جسم کی حرکات بھی خالص ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

- ((أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ،أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ۔)) [22]

"خبر دار ہو جاؤ! کہ بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔"

اوپر بیان کردہ حدیث سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روحانی دل ہوس، غصہ و غضب، حسد اور نفرت جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روحانی دل مادی دل کی طرح کام کرتا ہے۔ جس طرح مادی دل پورے جسم کو خون میسر کرتا ہے اسی طرح روحانی دل روح کی حکمت اور روحانی نور سے نشوونما کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ انسان کی کل شخصیت کو پاک وصاف کرتا ہے۔ لہذا جب ماں دے دل بیمار ہو تو پورا جسم تکلیف چاہتا ہے اور جب روحانی قلب بیمار ہو تو روح تکلیف ہوتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں آدمی کی شخصیت میں قلب کے کردار کی اہمیت کی حقیقت یہ ہے کہ قلب ہر شے کی بنیاد ہے۔ یعنی کہ اعضاء کا مالک ہے اور وہ اعضاء اس کے تابع ہیں۔ تو جب مالک خالص ہو تو اس کے فوجی بھی خالص ہو جاتے ہیں اسی طرح جب مالک ناپاک ہوں تو اس کی رعایا اسی کی طرح ناپاک ہو جاتی ہے۔

اس توثیق پر یقین کرتے ہوئے "**امام ابن تیمیہ**" یہ فرماتے ہیں:

"دل کی تصدیق اس لیے کی جاتی ہے کیونکہ یہ جسم کا سردار ہے اور سردار کے خلوص کے باعث اس کے ماتحت شاگرد بھی خالص ہونگے اور اس کی خرابی کی وجہ سے وہ بھی بدعنوان ہونگے۔" [23]

## قرآن مجید میں تذکرۂ قلب:

قرآن مجید میں متعدد دفعہ "**قلب**" کا ذکر آتا ہے۔ کبھی اس کے اپنے وجود کی روشنی میں اور کبھی اس سینے کی روشنی میں جو کہ اس کا گھر ہے۔ "**قلب**" کے فہم کی صلاحیت رکھنے کے قرآنی دلائل درج ذیل ہیں:

- **﴿ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴾** [24]

"تو کیا انہوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی کہ (شاید ان کھنڈرات کو دیکھ کر) ان کے دل (ایسے) ہو جاتے جن سے وہ سمجھ سکتے یا کان (ایسے) ہو جاتے جن سے وہ (حق کی بات) سن سکتے، تو حقیقت یہ ہے کہ (ایسوں کی) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔"

- **﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾** [25]

"اور بیشک ہم نے جہنم کے لئے جِنّوں اور انسانوں میں سے بہت سے (افراد) کو پیدا فرمایا وہ دل (و دماغ) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سمجھ نہیں سکتے اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) دیکھ نہیں سکتے اور وہ کان (بھی) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سن نہیں سکتے، وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں۔"

سینے میں موجود دل قرآن میں رازوں کے ذخیرے حیثیت پر بھی دلالت کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اس حقیقت کو متعدد بار بیان کیا گیا ہے اور اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جو بھی راز ہمارے دل میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

- ﴿قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[26]

"آپ فرمادیں کہ جو تمہارے سینوں میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کر دو اللہ اسے جانتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوب جانتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے۔"

- ﴿ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴾[27]

"اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا اُسے بلند آواز میں کہو، یقیناً وہ سینوں کی (چھپی) باتوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔"

قرآن مجید میں دل کو سخت، مہر لگا، سمجھ رکھنے والا، اللہ کی یاد میں مشغول رہنے والا کہہ کر بھی مخاطب کیا گیا ہے۔

- **قلب کی اقسام:**

قلب کی تین اقسام ہیں جو کہ کہ روح کی تین اقسام سے مماثل ہیں:

**ا۔ قلب سلیم:**

قلب سلیم سے مراد وہ دل ہے جو اللہ کی محبت اور اس کے خوف میں خالص ہو۔ یہ ہر اس چیز سے محبت کرتا ہوں جس سے اللہ کو محبت اور ہر اس چیز سے نفرت کرتا ہوں جس سے اللہ کو نفرت ہو۔ یہ دل تندرست ثابت قدم اور خالص ہوتا ہے کیونکہ یہ ہر اس خواہش سے آزاد ہوتا ہے جو اسے اللہ کے حکم کے خلاف کرتی ہو۔

یہ دل اپنا کل وجود اللہ کے حوالے کر دیتا ہے اور صرف اسی کو اپنا سہارا بناتا ہے لہٰذا یہ زندہ آج نرم مزاج ہوتا ہے۔[28]

اور قرآن میں اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ ایک صحت مند بال کا مالک قیامت کے دن بہت فائدہ اٹھانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

- ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾[29]

"جس دن نہ کوئی مال نفع دے گا اور نہ اولاد، مگر وہی شخص (نفع مند ہو گا) جو اللہ کی بارگاہ میں سلامتی والے بے عیب دل کے ساتھ حاضر ہوا۔"

**۲۔ مردہ دل:**

قلب کی یہ قسم قلب سلیم کے بالکل الٹ ہے۔ مردہ دل کی کوئی زندگی نہیں نہ ہی یہ اپنے آقا کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس کی عبادت کرتا ہے۔ لہٰذا یہ اپنے خالق سے ناواقف ہے یہ صرف اپنے خیالات اور خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور دنیاوی

لذتوں میں ڈوبا رہتا ہے ہے یہ ان اعمال میں ملوث رہتا ہے جو اس سے پسند ہو چاہے اللہ کو وہ کتنے ہی ناپسند ہوں۔ قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے:

- ﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾ [30]

"اور جب تنہا اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل گھٹن اور کراہت کا شکار ہو جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے، اور جب اللہ کے سوا اُن بتوں کا ذکر کیا جاتا ہے (جنہیں وہ پوجتے ہیں) تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں۔"

**3۔ بیمار دل:**

بیمار دل قلب سلیم اور مردہ دل کے درمیان میں آتا ہے۔ اس میں ایک حد تک زندگی بھی ہے اور خرابی بھی۔ یہ اللہ کی محبت اور اس میں ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ بے کار خواہشات اور مادی دنیا سے بھی محبت رکھتا ہے۔ یہ مسلسل محفوظ اور تباہی کی حالتوں کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ اگر یہ دل پاک ہونے کے لیے محنت نہ کرے تو آخر کار یہ مردہ ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

- ﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ [31]

"ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

لہذا ہمارے دلوں میں نور کے دیے روشن ہوتے ہیں مگر یہ جذبات اور خواہشات کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ دل شیطان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور کبھی اسے مسترد کر دیتے ہیں مگر شیطان کی ہمیشہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ اس دل پر حکمرانی کرے۔ دل اور شیطان کے درمیان یہ جنگ بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہے اس سے لوگ بدلتے رہتے ہیں کچھ لوگ اکثر شیطان کو شکست دے دیتے ہیں اور کچھ کو شیطان شکست دے دیتا ہے۔

- **دل کا انسان کے اعمال سے تعلق:**

قلب اور انسانی اعمال کے درمیان تعلق اس بات سے ہے کہ مقصد اور نیت کا گھر صرف اور صرف دل میں ہے۔ اس نیت کو "**دل کے اعمال**" کہا جاتا ہے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ نیت صرف اعمال کا فہم و علم نہیں بلکہ اس کو کرنے کی ہمت اور اس ہمت کو عمل میں لانا بھی ہے۔ کسی چیز کے علم کے بغیر انسان وہ چیز اپنا نہیں سکتا اور اس کی خواہش کے بغیر جسمانی عذاب اس کو پورا کرنے کے لیے کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ [32]

اسلام میں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے نیت کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوتے۔

آپ ﷺ نے اس کی تصدیق اس طرح کی ہے کہ:

- ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔)) [33]

"عمل نیت ہی سے صحیح ہوتے ہیں (یا نیت ہی کے مطابق ان کا بدلا ملتا ہے) اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے گا۔ پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی۔" [34]

**خلاصہ کلام:**

**خلاصہ**

بنی نوع انسان کے طلوع فجر کی ابتداء سے ہی لوگ فطرت اور اس میں انسانوں کے مقام کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ زندگی کے مقصد کو سمجھنے کے بہت سے لوگوں نے مذہب کا رخ کیا۔ زیادہ تر مذاہب ان کتابوں پر مبنی ہیں جو ان کے پیروکاروں کی طرف سے دعوی کیا گیا ہے کہ وہ الہامی الہام سے متاثر ہوئے، بغیر کسی ثبوت کے۔ اسلام مختلف ہے کیونکہ وہ استدلال اور ثبوت پر مبنی ہے۔

قرآن وحدیث میں دلوں کو غور وفکر اور تدبر وبصیرت کی صلاحیت رکھنے والا قرار دیا گیا ہے، یہاں قرآنی الفاظ 'قلب' اور 'فواد' کے سا ہمی فرق کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے برعکس جدید سائنس دل کو محض خون پمپ کرنے والا ایک آلہ ہی قرار دیتی ہیں۔ چنانچہ سائنس کی مرعوبیت کا شکار ہوتے ہوئے بعض اہل علم نے قرآن وحدیث کے اس بیان کو صرف ایک انسانی روزمرہ محاورہ قرار دینے کی بھی جسارت کی ہے، لیکن آج سائنس قرآن کریم کے اس بیان کی تصدیق کر رہی ہے کہ دلوں کے اندر بھی غور وفکر کرنے والا عصبی نظام پایا جاتا ہے۔ زیر نظر مضمون سے جہاں قرآن کریم کی حقانیت مترشح ہوتی ہے، وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنا اعتماد اوایقان قرآن وسنت کے بیانات پر ہی رکھنا چاہئے اور سائنس کے کسی موقف کو حرفِ آخر سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔

اسلام میں دل کو صرف خون پیدا کرنے والا الہ نہیں قربانی مسکن سمجھا جاتا ہے مگر ہم مسلمانوں نے قلب کے کردار کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے جو کہ اللہ کی منشا کے بالکل الٹ ہے۔ ہم اعمال اور عقائد پر زیادہ زور دیتے ہیں جبکہ نیت اور ارادے کو کمتر جانتے ہیں۔ نیت یقینی طور پر دل کا عمل ہے اور ایک پاک دل ہر اس خواہش سے پرہیز کرتا ہے جو اس کے لئے خطرناک ہو۔ چاہے وہ خواہش کتنی دلکش کیوں نہ ہو۔ اسی طرح کچھ مسلمان جو کہ کہ شیطانی اور بدکار دلوں کے مالک ہیں ہیں ان کے اعمال قابل قراہت ہیں۔ اپنے دنیاوی فوائد کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔ قرآن ایسے بدکار اور ظالم لوگوں کو جانوروں اور پتھروں سے بھی گیا گزرا سمجھتا ہے۔ انہیں ظالم، جابر، منافق اور دہشت گرد قرار دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آخر کار اپنے دل کو شیطان کی پناہ میں دے دیتے ہیں۔ لہٰذا اس بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایمان

والوں کو قلب کی نشو نما کے لیے مسلسل اللہ کی دی ہوئی ہدایت درکار ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کا قلب ربانی علم، تفہیم اور اخلاص سے بھرپور ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ اللہ سے محبت، خوف اور امید رکھیں اور ایک پاک اور پاکیزہ کردار پیدا کریں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حوالہ جات(References)

[1] الاَعراف: ۱۷۹

[2] **فرائیڈے اسپیشل**، کراچی، ۸ جولائی، ۲۰۱۱ء۔ ازڈاکٹر مشتاق گوہر

[3] McCraty, Bradley& Tomasion, The Coherent Heart Heart–Brain Interactions, Psychophysiological Coherence, and the Emergence of System-Wide Order 2004

[4] Scarr, S. & Weber, The reliability of reviews for the American Psychologist, 1978

[5] Rollin McCraty, Heart-brain Neurodynamics- The Making of emotions, California, 2003

[6] Paul Pearsall, The Heart's Code", Harmony/Rodale New York , 1999

[7] Richard Heinberg, Memories and visions of Paradise, J.P Tarcher, Los Angeles, 1989

[8] Joseph C. Pearce, The Evolution's End, Harper, San Francesco, 1992

[9] الاَنعام:۴۳

[10] الاَنعام:۱۱۳

[11] الاَنفال:۲

[12] الحج:۵۳

[13] بخاری، محمد بن اسماعیل،صحیح البخاری، کتاب الایمان ، باب تفاضل اھل الایمان فی الاعمال، مکتبہ رحمانیہ،لاھور، س-ن، ح:۲۲،۱/۶۴

[14] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**،کتاب الایمان ، باب زیادۃالایمان ونقصان، ح:۴۴

[15] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**،کتاب الایمان ، باب فضل من استبراء لدینه، ح:۷۰

[16] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**،کتاب الایمان، ح: ۱۲۷

[17] **The New Encyclopedia, Britannica**, Vol.5 (15th ed.), U.S.A. Encyclopedia Britannica, Inc. 2005, p.782

[18] Mircea Eliade, (ed) **The Encyclopedia of Religion**, Vol.6, New York, Macmillan Publishing company,1987, p.231

[19] J. M. Cowan, **(ed.) Arabic- English Dictionary**, India, Modern Language Services, 1990, p.784.

[20] A. Utz, **Psychology from the Islamic Perspective**, Riyadh, Saudi-Arabia, International Islamic Publishing House, 2011, p.72

[21] A. M. al-Ghazali, **Ihya' Ulumu'd-Din**, Vol3,Egypt, Dar al-Ghad al-Gadeed, 2005, p. 4

[22] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**، کتاب الایمان، باب فضل من استبراء لدینہ، ح:۵۲، 70/۱

[23] Ibn Taimiyyah, **Diseases of the Hearts and their Cures**, Birmingham, U.K., Al-Hidayah Publishing and Distribution, 1998, p.5

[24] الحج:46

[25] الأعراف:۱۷۹

[26] آل عمران:۲۹

[27] الملک:۱۳

[28] Ibn Taimiyyah, **Diseases of the Hearts and their Cures**, p.11

[29] الشعراء:۸۹-۸۸

[30] الزمر:۴۵

[31] البقرہ:۱۰

[32] A. Utz, **Psychology from the Islamic Perspective**, p. 88

[33] **صحیح البخاری**، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال بالنیۃ والحسبہ، ح:۵۴، ۱/ ۷۰

[34] J. Zarabozo, **a Commentary on the Forty Hadith of an- Nawawi,** Al-Bashar Company for Publications and Translations, 1999, pp.123